امامیہ مشن لکھنؤ کی گیارہویں دینی خدمت

امامتِ ائمۂ اثنا عشرؑ و قرآن

از قلم حقیقت رقم

حضرت سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ

مجتہد العصر دام ظلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس و کشور اسٹیم پریس لکھنؤ

(ربیع الاول سنہ ۱۳۵۲ھ)

بتلایا ہے کہ سابقہ واقعات کا تذکرہ اس میں صرف مثال کے طور پر امت کے سبق حاصل
کرنے کیلئے ہے، اور ان میں سے ہر واقعہ سے اس امت کو کوئی نتیجہ حاصل کرنا چاہیئے اور صرف
اس کو ایک گذشتہ واقعہ کی حیثیت سے نہ دیکھنا چاہیئے۔ ارشاد ہوتا ہے فاقصص
القصص لعلهم یتفکرون "انکے سامنے واقعات وحالات کا تذکرہ کرو تاکہ یہ انکے
نتائج میں غور کریں" لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب "ان
لوگوں کے قصوں میں صاحبان عقل کیلئے سبق ہیں"۔ وکلا نقص علیک من انباء
الرسل ما نثبت به فؤادک وجاءک فی هذه الحق وموعظة وذکری
للمومنین "ہر ایک بات جو نبیوں کے واقعات میں سے ہم تمہارے سامنے پیش کرتے ہیں
وہ ایسی ہی ہے کہ جس کے ذریعے سے تمہارے دل کو اطمینان حاصل ہو اور اسی کے ذیل
میں تمہاری جانب حق کی تبلیغ ہوتی ہے اور مومنین کے سامنے درس نصیحت اور یاددہانیاں
پیش کیجاتی ہیں۔

(۳)

رسالتمآب مثیل حضرت موسیٰ تھے
توریت وانجیل اور قرآن کی مطابقت

توریت کتاب استثنا میں کہ جہاں حضرت موسیٰ کی وہ تقریر درج ہے جو انہوں نے
دریاء اردن کے جنگل میں چالیسویں برس کے گیارھویں مہینہ کی پہلی تاریخ تمام قوم

اسرائیل کو جمع کرکے کی تھی باب ۱۸ آیت ۱۵ تا ۲۰ میں ہے۔

"اے قوم اسرائیل، خداوند تیرا خدا تیرے درمیان سے تیرے بھائیوں میں سے میرے مانند ایک نبی برپا کریگا تم اسکی طرف کان لگاؤ۔ جیسا کہ تم لوگوں نے حورب میں اجتماع کے دن خدا سے دعا کی تھی۔ خدا نے مجھ سے فرمایا کہ ان لوگوں نے ٹھیک کہا۔ میں انکے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھسا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اسے فرماؤنگا وہ سب ان سے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو میں اس سے مطالبہ کرونگا لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات جو میں نے اس کو نہیں کہی میرے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔"

اس میں ایک ایسے نبی کی خبر دی گئی ہے جو موسیٰ کے مانند ہو یہ نبی جس کی خبر دی گئی تھی مسیح کے سوا دوسرا تھا اسکا ثبوت انجیل یوحنا باب ۱ آیت ۱۹ ۔ ۲۰ سے ملاحظہ ہو۔

"یہ یوحنا کی گواہی ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاویوں کو بھیجا تاکہ اس سے پوچھیں تو کون ہے تو اس نے اعتراف کیا اور بغیر کسی انکار کے اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے پوچھا پھر تو کیا ہے؟ ایلیا ہے؟ اس نے کہا ایسا بھی نہیں ہوں۔ آیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ انہوں نے کہا تو کون ہے تاکہ ہم انہیں جنہوں نے ہمیں بھیجا ہے جواب دیں؟ تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا میں جنگل میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ خداوند کی راہ کو سیدھا کرو۔۔۔"

نبی نے کہا ہے، یہ لوگ جو گفتگو کے لئے بھیجے گئے فریسیوں میں سے تھے، انھوں نے جو بھیجے پوچھا اور کہا اگر تو مسیح نہیں ہے اور نہ ایلیا ہے اور نہ وہ نبی ہے تو پھر بپتسما کیوں دیتا ہے؟ یوحنا نے جواب دیا کہ میں پانی سے بپتسما دیتا ہوں لیکن تمھارے درمیان کھڑا ہے ایک ایسا شخص جس کو تم نہیں جانتے ہو۔ وہ جو میرے بعد آنیوالا ہے لیکن مجھ سے مقدم ہوا ہے جس کے جوتے کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں ہوں وہی ہے"۔

ان اوصاف ظاہر ہے کہ اہل کتاب مطابق بشارات حضرت موسیٰ تین شخصوں کے آنے کے منتظر تھے۔ ایک ایلیا، دوسرے مسیح اور تیسرے وہ نبی جس کو کہا گیا تھا کہ موسیٰ کے مانند ہوگا اور حضرت یوحنا نے بھی انکے اس خیال کی تصدیق کی اور تینوں باتوں کی اپنے سے نفی کردی کہ میں نہ ایلیا ہوں اور نہ مسیح اور نہ وہ نبی ۔

مسیح کے آنے کی پیشین گوئی حقیقۃً حضرت مسیح سے پوری ہو گئی جس کو ماننے والوں نے مانا اور نہ ماننے والوں نے نہ مانا، باقی رہی اُس نبی کی پیشینگوئی جو حضرت موسیٰ کے مانند ہوگا ۔

کوہ فاران کی چوٹی سے اسلام کا نور طالع ہوا اور دنیا کی شتر سوار قوم یعنی عرب جو بنی اسرائیل کے بھائیوں یعنی اسمٰعیل بن ابراہیم خلیل کی اولاد سے بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کا ظہور ہوا ،

قرآن مجید نے حضرت کے متعلق تمام ان اوصاف کو پورا کردیا جو حضرت موسیٰ نے اپنے مانند نبی کے متعلق بیان کی تھیں چنانچہ سب سے پہلے اس نے یہ کیا کہ زیادہ تر

حضرت کو نبی ہی کی لفظ سے یاد کیا گیا تاکہ جس طرح عیسیٰ کا لقب مسیح تھا اسی طرح
ہمارے نبی آخر الزمان کا گویا لقب ہی نبی تھا ملاحظہ ہو یا ایھا النبی انا ارسلناک
شاھدا و مبشرا و نذیرا - ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی - یا
ایھا النبی قل لازواجک یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین -
یوم لا یخزی اللہ النبی - یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک -
یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء - لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی
لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم ان ذلکم کان یؤذی النبی - یا
ایھا النبی انا احللنا لک ازواجک - ما کان علی النبی من حرج فیما فرض اللہ لہ - یا نساء
النبی لستن کاحد من النساء - یا نساء النبی من یأت منکن بفاحشۃ مبینۃ - و
یستاذن فریق منھم النبی - النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم - یا ایھا النبی اتق اللہ وغیرہ
اسکے بعد اس نبی کا وصف یہ تھا "میں (خدا) اپنا کلام اس کے منھ میں ڈالونگا"
جس کے دوسرے معنی یہ ہوے کہ جو کچھ اُس کے منھ سے نکلیگا وہ خداوند عالم کی وحی ہوگی
اس کو قرآن میں اس طرح ارشاد کیا کہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی
پھر دوسرا وصف "جو کچھ میں اُس کو فرماؤنگا وہ سب اُنسے کہیگا" جس کے معنی یہ ہوے
کہ اُسکی تبلیغ اور اُسکی تعلیم امر خدا کے تحت میں ہوگی، اُس کو لفظ بلفظ قرآن نے اس طرح
ارشاد کیا کہ فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین - تیسری بات "جو اُسکی
باتوں کو نہ سنیگا اُس سے مطالبہ کرونگا" اسکے متعلق صاف طور پر ارشاد کیا گیا ہے

ومن یکفر بہ فاولئک ہم الخاسرون ۔ والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون وغیرہ وغیرہ۔

چوتھی بات "جو کوئی بات میں نے نہ کہی ہو وہ کہے تو قتل کیا جائیگا" اس معیار کو منصوص سرے کی طور پر ارشاد ہوا لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین ۔ ان تمام اوصاف کو لفظ بلفظ قرآن مجید نے جناب رسالتمآب کیلئے ثابت کرتے ہوئے بلند آواز سے یہ اعلان کیا کہ انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا "ہم نے تمہاری طرف اپنا رسول تمہارے اوپر حاضر و ناظر بنا کر ویسا مبعوث کیا جیسا فرعون کی جانب رسول (حضرت موسیٰ) کو مبعوث کیا تھا۔

اب توریت و انجیل کی مندرجہ بشارات اور قرآن کے اندر لفظ بلفظ مطابقت ہونے اور معلوم ہوا کہ جناب رسالتمآب حضرت موسیٰ کے مثیل و شبیہ تھے اور آپ کی امت حضرت رسول کو بھی امت حضرت موسیٰ سے شباہت حاصل ہو۔

(۴)

حضرت موسیٰ کی قوم میں ائمہ کا خدا کی طرف سے تقرر

جناب قدس الٰہی نے بہت واضح لفظوں میں اس امر کو بیان فرمایا ہے کہ اس نے حضرت موسیٰ کی قوم میں اپنی جانب سے امام مقرر فرمائے تھے ۔ ارشاد ہوا ہے ولقد آتینا